رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

239

الفضل

روزنامہ — ربوہ

پیر رجمعہ

۲۵ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۹ رامان ۱۳۳۵ ہش | ۹ رمارچ سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ رمارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۸ رمارچ۔ لاہور سے آمدہ تار سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی طبیعت اب خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ مگر کمزوری ابھی کافی ہے۔ اور بھوک بھی بہت کم لگتی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کو رات بخار نہیں ہوا۔ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بدستور پتہ کی پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور قریباً بیس دن سے گھر میں صاحب فراش ہیں۔ موؤف جگہ پر ورم ہے۔ جو ابھی تک دور نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

مشرقی پاکستان میں ہر قسم کے زرعی قرضوں کی وصول یابی روک دی گئی

ان قرضوں کی مالیت دو کروڑ روپے سے بھی زیادہ ہے

ڈھاکہ ۸ رمارچ۔ حکومت مشرقی پاکستان نے ہر قسم کے زرعی قرضوں کی وصولی فوری طور پر روک دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان قرضوں کی مالیت دو کروڑ روپے سے بھی زیادہ ہے۔ یہ قرضے سیلابوں اور طوفان وغیرہ کے ہنگامی حالات میں دیئے گئے تھے۔ کل صوبے کے وزیر مال نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ لوگوں کی اقتصادی پریشانی کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ ضلع کے افسروں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ حکومت کے اس فیصلہ پر فوری عمل کریں۔ اور ہر قسم کے زرعی قرضوں کی وصولی کا کام بند کر دیں۔ نیز ہدایت کی گئی ہے کہ ضلع کے اندرونی علاقوں میں وصولی کا کام کرنے والے سرکاری ایجنٹوں کو بھی نئے احکامات سے فوراً مطلع کر دیا جائے۔ تاکہ پورے صوبہ میں اس پر فوراً عمل شروع ہو جائے۔

یوم جمہوریہ شایان شان طریق سے منایا جائیگا۔

اس روز عام تعطیل ہوگی۔ ملک بھر میں جشن منانے کی تیاریاں

کراچی ۸ رمارچ۔ حکومت نے ۲۳ رمارچ کو یوم جمہوریہ شایان شان طریق سے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس روز عام تعطیل ہوگی۔ اور ملک بھر میں جشن منایا جائے گا۔ ۲۳ رمارچ کو صدر جمہوریہ کے حلف اٹھانے سے جشن کے پروگرام کا آغاز ہوگا۔ حلف اٹھانے کی رسم کے فوراً بعد ایک سو ایک توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ اس کے بعد مرکزی کابینہ حلف اٹھائے گی۔ اور صوبائی دارالحکومتوں یعنی لاہور اور ڈھاکہ میں ۳۱ توپوں کی سلامی دی جائیگی۔ صدر جمہوریہ میجر جنرل اسکندر مرزا اور وزیر اعظم چوہدری محمد علی شاہی جلوس کی صورت میں قائد اعظم کے مزار پر جائیں گے۔ اس کے بعد صدر جمہوریہ فوجی پریڈ کی سلامی لیں گے لاہور اور ڈھاکہ میں بھی فوجی پریڈ ہوگی۔ ڈویژنل صدر مقاموں میں پولیس کی پریڈ ہوگی۔ اور ڈویژنل کمشنر اس کی سلامی لیں گے تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے لہرائے جائیں گے۔ اور اس روز عوام کو بھی اجازت ہوگی۔ کہ وہ اپنی عمارتوں پر جھنڈے لہرائیں غریبوں اور یتیموں میں کھانا اور کپڑے تقسیم کئے جائیں گے۔ نیز سکولوں اور کالجوں میں خاص تقریبات کا اہتمام ہوگا۔ ہوائی فوج کے طیارے فضا میں پرواز کر کے "اسلامی جمہوریہ مبارک" کے اشتہار پھینکیں گے چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں تحفے کے طور پر تقسیم کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں ڈاک کا محکمہ اس مبارک تقریب کے موقعہ پر ڈاک کے خاص یادگاری ٹکٹ جاری کرے گا۔ خاص قسم کے قیدیوں کی قید معاف کر دی جائے گی۔ تمام مذہبی عبادت گاہوں میں دعائیں مانگی جائیں گی۔ عام جلسے ہوں گے اور رات کو سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جائیگا۔

شہنشاہ ایران آج شام کراچی آرہے ہیں

شاہانہ استقبال کی تیاریاں

کراچی ۸ رمارچ۔ شہنشاہ ایران اور ملکہ ثریا ایک دن کے سرکاری دورے پر آج شام کراچی پہونچ رہے ہیں۔ پاکستانی فوج کا ایک ہوائی جہاز پچاس میل دور جا کر شاہی جہاز کی پیشوائی کرے گا جب شہنشاہ کا جہاز کراچی کے فضائی مستقر پر اترے گا۔ تو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ اور گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد شہنشاہ ایران شاہی جلوس کی صورت میں گورنر جنرل ہاؤس جائینگے فضائی مستقر سے گورنر جنرل ہاؤس تک تمام آرائشی محرابیں بنائی گئی ہیں۔ اور تمام راستہ کے دونوں طرف ایران اور پاکستان کے پرچم لہرا رہے ہیں۔

سیٹو کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس

آج ختم ہو رہا ہے

کراچی ۸ رمارچ۔ سیٹو کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس آج شام جہاں ختم ہو رہا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق تمام مندوبین میں اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے سمجھوتہ کا بنکاک میں مکمل سکرٹریٹ قائم کیا جائے۔ نیز یہ بھی فیصلہ ہوا ہے۔ کہ اقتصادی بحالی کے پیش نظر ایک بین الاقوامی اقتصادی ماہر کا عہدہ قائم کیا جائے۔ کل شام وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری نے مندوبین کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ جس میں مرکزی وزراء صوبائی گورنر اعلےٰ سفارتی نمائندے ممتاز شہری اور صحافی شریک ہوئے۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

بروز ہفتہ مورخہ ۱۰ رمارچ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوگا۔ (انشاء اللہ) مکرم محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ تمام خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کریں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء

مگر آج ....

ایک زمانہ تھا۔ کہ مودودی صاحب اور ان کی اسلامی جماعت اور اہل حدیث حضرات سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولوی محمد علی صاحب جالندھری سے دامن چولی کا سا گٹھ جوڑ اپنے رسوخ کی افزائش کے لئے نہایت بابرکت اور ان کے پُرشور جلسے جلوسوں اور مجلسوں میں شمولیت نہایت باعث افتخار سمجھتے تھے۔ لیکن آج جب وہ پھر اسی شان سے نکلے۔ تو جماعت اسلامی اور اہل حدیث دونوں ہی تلملا اٹھے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ اب انہوں نے اپنے ان پرانے ساتھیوں کے بھی لتے لینے شروع کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے اب ان کے متعلق اسلامی جماعت اور اہل حدیث حضرات پہلے سے بالکل ہی متضاد تصورات پیش کرنے لگے ہیں۔ اور ان کے اخبارات جہاں پہلے ان کی تعریفوں کے پل باندھ دیا کرتے تھے۔ اور مزے لے لے کر شاہ صاحب کے لطائف اور جالندھری صاحب کے غرائب چھاپتے تھے۔ اب نہایت بیزاری سے ان کی تقاریر کا ذکر اذکار کرتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم بطور نمونہ دونوں جماعتوں کے جرائد کے صرف دو اقتباس درج کرتے ہیں۔ جو شاہ صاحب کے متعلق ہیں۔ اہل حدیث کا ہفت روزہ الاعتصام لاہور رقمطراز ہے

" لاہور میں ۲۵، ۲۶ رفروری کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کے آخری اجلاس میں ۲۶ رفروری کو بعد دوپہر مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے تقریر کی۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں گرفتاری کے بعد شاہ صاحب کی لاہور میں یہ پہلی تقریر تھی۔ ان کی تقریر کا سلسلہ تین گھنٹے تک جاری رہا۔ جس میں انہوں نے ایک عظیم مجمع کو خطاب کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت اور عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی۔ اب ضعف و کمزوری چاروں طرف سے شاہ صاحب پر محیط ہے۔ جسم کا کس بل اور اعضاء کی چوکسی ختم ہوگئی ہے۔ عوامی مقرر مسلسل تیس برس تک لوگوں کے جذبات و احساسات کو الفاظ و تحریرت کے قالب میں ڈھالتا رہا ہے۔ زمانہ کا انقلاب ملاحظہ ہو کہ اس کی آج کی تقریر مطالب و معانی کی دولت سے بالکل خالی تھی۔ بلکہ متعدد مقامات حقائق کی روشنی سے کلیۃً تہی تھی۔ عوامی اور پرانے مقرر ہونے کے باوجود شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں بعض مقامات پر بے حد تضاد بیانی کا ثبوت دیا۔ مثلاً ایک طرف تو انہوں نے اس تحریک کو تمام جماعتوں کی مشترکہ تحریک قرار دیا۔ یعنی جمیعۃ علمائے اسلام ۔ جمیعۃ علمائے پاکستان۔ جمیعۃ اہلحدیث مجلس احرار جماعت اسلامی کو تحریک میں برابر کے حصہ دار قرار دیا۔ دوسری طرف ان جماعتوں کے رہنماؤں پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور مولانا احتشام الحق تھانوی۔ پیر صاحب سرسینہ مولانا داؤد غزنوی اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی پر شدید تنقید کی۔ مولانا داؤد غزنوی کے متعلق شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ انہوں نے اپنے بیان میں کہا تھا۔ کہ میں نے ان سے یعنی شاہ صاحب سے اور مولانا محمد علی جالندھری سے جیل میں ملاقات کرکے اور ان کی رضامندی حاصل کرکے یہ بیان دیا ہے۔ حالانکہ میری قید کے دوران میں وہ مجھے ملے ہی نہیں۔ اس بیان کی آڑ لے کر انہوں نے مولانا غزنوی کو "غلط بیان" قرار دیا۔ ....

شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ ارشاد فرمایا کہ

" اس تحریک میں جتنے ذمہ دارانہ یا غیر ذمہ دارانہ اقدامات کئے گئے ہیں ان سب کی ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں اور آئندہ بھی اس سلسلہ میں مسلمان جو قدم اٹھائیں گے۔ ان کی ذمہ داری بھی میں آج ہی قبول کرتا ہوں۔"

شاہ صاحب بہت پرانے سیاستدان ہیں۔ لیکن معلوم نہیں انہوں نے یہ بات کیوں احتیاط و ذمہ داری کے ترازو میں تول کر نہیں کہی۔ اور کیوں اس کے نتائج و عواقب پر غور نہیں فرمایا؟ یہ شاہ صاحب کی سادگی کہیئے۔ یا اس کو ان کی حالات سے عدم واقفیت قرار دیجیئے۔ کہ مجلس عمل کے ان تمام رہنماؤں نے جو سنٹرل جیل لاہور میں اکٹھے کئے گئے تھے۔ متفقہ طور پر جو بیان تحقیقاتی عدالت میں داخل کیا تھا۔ اس میں انہوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے ہنگاموں اور فسادات کی ذمہ داری قادیانی تحریک قادیانیوں کے اشتعال انگیز طرزِ عمل اور حکومت کے متشددانہ اقدامات اور معاشرہ کے اینٹی سوشل عناصر پر عائد کی تھی۔ لیکن شاہ صاحب ہیں۔ کہ یہ ساری ذمہ داری اپنے ذمہ لے رہے ہیں۔ ایسے ہی موقعہ پر کہا جاتا ہے کہ اے خدا ہمیں نادان دوستوں سے بچاؤ

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

الاعتصام لاہور مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء

اس اقتباس سے شاہ صاحب کی تقریر کے "خالی از معنی" ہونے کی وجہ بھی صاف صاف نظر آرہی ہے۔ ہمیں زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔

اب ہفت روزہ "ایشیا" مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے ترجمان کا حوالہ ملاحظہ ہو۔ لکھتا ہے:۔

"مولانا محمد علی اور سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا طرزِ عمل اور زیادہ مذموم اور افسوسناک تھا۔ انہوں نے لوگوں کو تحفظ ختم نبوت کے نام پر بلایا تھا۔ اس لئے نہیں بلایا تھا۔ کہ مولانا مودودی کے طرزِ عمل کے بارے میں اپنی رائے لوگوں کو سنائیں۔ عالم دین کہلانے والے لوگوں کا یہ منصب نہیں۔ کہ وہ عوام کو اپنا جج اور حکم بنائیں۔ اور علمی معاملات کا فیصلہ ان سے طلب کریں۔ اور نہ یہ بات کسی شریف آدمی کے لئے زیبا ہے۔ کہ وہ اپنے دعوے کو دلائل سے ثابت کرنے کی بجائے عامیانہ اندازِ خطاب اختیار کرے۔ مسخرہ پن کرے۔ اور منہ چڑائے اور مداریوں کی طرح جو تماشا دکھانے کے لئے ایک "بچہ جمورا" اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اسٹیج پر ایک معصوم اور بے گناہ بچے کو بٹھالیں۔ اور اس کو ہدفِ استہزاء بنا کر لوگوں کو ہنسائیں۔ ہمیں اس امر پر قطعاً اعتراض نہیں۔ کہ یہ حضرات مولانا مودودی کے مخالف کیوں ہیں۔ ہر شخص کو حق ہے۔ کہ وہ جو مسلک چاہے۔ اختیار کرے۔ اور جس سے چاہے اختلاف کرے۔ مگر اپنی قوم کے عوام کو ختم نبوت جیسے مقدس مقصد کے لئے بلانا اور اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنا اور اس کے لئے غیر شریفانہ حرکات کرنا لوگوں کو دین سے اور اہل دین سے بدگمان کرنا اور ان کے اخلاق کو بگاڑنا ہے۔ یہی باتیں معقولیت اور سنجیدگی سے بھی کہی جاسکتی تھیں۔ مگر مسخرہ پن۔ استہزاء اور مداریوں کے سے کرتب تو کسی معقول آدمی کو متاثر نہیں کرسکتے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر لوگ ان حضرات کی مضحکہ انگیز حرکات پر تو قہقہے لگاتے رہے۔ مگر جب اٹھے تو سخت بیزار تھے۔ اور کہہ رہے تھے ع

ستوں چشم بد دور ہیں آپ دیں کے"

(ہفت روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۵ مارچ ۱۹۵۶ء)

یہاں بھی وجہ ناراضگی ظاہر ہے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ جماعت اسلامی اور اہلحدیث حضرات کو بھی اب حقیقت نظر آنے لگی ہے۔ مگر دیکھیں کہ یہ حقیقت بینی کب تک رہتی ہے۔

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب جلد کیا جائے

اخبار الفضل میں مجلس مشاورت کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ کہ یہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو ہوگی۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ جلد اپنی جماعتوں کا اجلاس کرکے نمائندگان کی اطلاع دیں۔

اطلاع میں یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ جماعت نے متفقہ یا کثرت رائے سے فلاں صاحب کو منتخب کیا ہے۔ انتخاب کی رپورٹ پر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ کہ ان کے ذمہ چندہ کا بقایا نہیں ہے۔ انتخاب میں ان امور کو مدنظر رکھیں۔

تعداد کے لحاظ سے امیر بھی جماعت کے کوٹا میں شامل ہیں۔ نمائندہ مخلص احمدی صاحب الرائے ہو۔ اس جماعت میں چندہ دیتا ہو۔ طالب علم نہ ہو۔ اسلامی شعار داڑھی رکھتا ہو۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

بزم حسن بیان ربوہ کا تقریری مقابلہ

ربوہ ۶ر مارچ۔ کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں بزمِ حسنِ بیان قیادت ربوہ کے زیرِ اہتمام ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں سات مقررین نے حصہ لیا۔ جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق عطاء الکریم صاحب ٹی آئی کالج اول اور چودھری علی محمد صاحب (وکالت دیوان) دوم رہے۔

(ناظم تعلیم قیادت ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ ۹ مارچ ۱۹۵۹ء

245

مسلمانوں کی سیاسی و ملی بہبودی کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی بے لوث مساعی

— خورشید احمد —

(۵)

وائسرائے سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

۱۹۲۱ء میں جب لارڈ ریڈنگ ہندوستان کے وائسرائے بنکر آئے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ کی زیر ہدایت جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے شملہ میں انہیں ایک ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس میں مختلف اہم سیاسی مسائل کے متعلق جماعت نے انہیں جو مشورے دیئے۔ ان سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ملکی مسائل کے متعلق بالعموم اور مسلمانوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے معاملات کے متعلق بالخصوص جماعت کا رویہ اور مسلک کیا رہا ہے۔

ترکی کی حکومت سے انصاف کرنے کا مطالبہ

اس ایڈریس میں انگریز وائسرائے کو ترکی کی حکومت کے ساتھ انصاف کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ ایڈریس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ہم جناب کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ ہم لوگ مذہباً سلطان ترکی کو خلیفہ نہیں مانتے ...... مگر ہم اس کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کو ترکی حکومت کی مصیبت میں ہمدردی ضرور ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اس سے اس طرح معاملہ نہیں کیا گیا جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا۔ اور ہمارے نزدیک چونکہ یہ ایسی غلطی ہے جس کی ہر وقت اصلاح ہو سکتی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ گورنمنٹ ہند اس کے لئے جد وجہد ترک کر دے۔ اگر پچاس سال کے بعد برٹش گورنمنٹ کی مدد سے اسس لوین فرانس کو واپس مل سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ تصفیہ کے بعد سمرنا اور تھریس جن میں یقیناً ترکی عنصر زیادہ ہے ترکوں کو واپس نہ دلائے جا سکیں"۔

(الفضل ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

سرزمین حجاز کی آزادی کا احترام کرنے کا مطالبہ

اس ایڈریس میں حجاز کی مقدس سرزمین کی آزادی کا احترام کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا چنانچہ لکھا گیا:۔

"یہ سوال اہم ہے کہ حجاز کی آزادی میں کسی قسم کا خلل نہیں آنا چاہیئے۔ جب حجاز کی آزادی کا سوال پیدا ہوا۔ تو اس وقت یہی سوال ہر ایک کے دل میں کھٹک رہا تھا۔ کہ کیا ترکوں سے اس ملک کو آزاد کرانے کا یہ مطلب تو نہیں کہ بوجہ بنجر علاقہ ہونے کے وہاں کی آمد کم ہوگی اور حکومت کے چلانے کے لئے اسے غیر اقوام سے مدد لینی پڑے گی۔ اور اس طرح کوئی یورپین حکومت اس کو مدد دے کر اسے اپنے حلقۂ اثر میں لے آئے گی۔

نئی خبریں اس شبہ کو بہت تقویت دینے لگی ہیں ...... جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حجاز گورنمنٹ اپنے بیرونی تعلقات کو برٹش گورنمنٹ کی نگرانی میں دے دے۔ اور اندرونی ملک کے امن کا ذمہ لے تو گورنمنٹ برطانیہ اس کو سالانہ مالی مدد دیا کرے گی ...... یقیناً اس قسم کی آزادی کوئی آزادی نہیں یہ پوری ماتحتی ہے۔ اور فرق صرف یہ ہے کہ برطانیہ حجاز پر براہ راست حکومت نہ کرے گی۔ بلکہ ایک مسلمان سردار کی معرفت حکومت کرے گی ...... ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جناب اس غلط قدم کے اٹھانے کے خطرناک نتائج پر ہوم گورنمنٹ کو فوراً توجہ دلائیں گے۔" (۷)

ہندوستانیوں سے انگریز حکام کے سلوک کے خلاف احتجاج

انگریز حکام ہندوستانیوں سے جو سلوک کرتے تھے ایڈریس میں اس کی مذمت کرتے ہوئے اس کی اصلاح کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ چنانچہ لکھا گیا کہ:۔

"ہم جناب کی خدمت میں با ادب التجا کریں گے کہ جناب حکام میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں کہ ...... ان کا سلوک ہندوستانیوں سے برادرانہ ہو ...... جناب نے اعلان فرمایا ہے کہ آپ کے عہد حکومت کا نصب العین تمام اقوام میں برابری ہوگا۔ مگر ہم عرض کرتے ہیں کہ صرف اقوام میں برابری نہ ہو۔ تمام مدارج میں برابری ہونی چاہیئے تب جا کر امن قائم ہوگا ......

ہم جناب کی خدمت میں بیرونی سیاست کے متعلق بھی یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستانیوں کو عموماً اس سلوک کے خلاف شکایت ہے۔ جو ان کے ساتھ دوسری برٹش کالونیز میں کیا جاتا ہے"۔

جماعت کے اس ایڈریس کے جواب میں لارڈ ریڈنگ نے جو تقریر کی۔ اس میں انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ مسلمانان ہند کے ان جذبات کو جنہیں جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے برطانوی حکومت تک پہنچا دیں گے۔ اور ایسی صورت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جو

"عدل و انصاف اور معقولیت پر مبنی ہو۔ اور جو اسلامی دنیا کے لئے اطمینان کا موجب ہوگی"۔

(الفضل ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

جماعت احمدیہ نے اس ایڈریس میں حجاز کی سرزمین کی آزادی برقرار رکھنے کا جو مطالبہ کیا تھا اس پر انہی ایام میں بعض مسلمان اخبارات نے نکتہ چینی کی تھی اور لکھا تھا کہ "حجاز کو بہرصورت ترکی کے ماتحت رہنا چاہیئے"۔ لیکن بعد میں جلد ہی مسلمانوں نے یہ محسوس کر لیا کہ حجاز کو ترکی کے ماتحت رہنے کی بجائے آزاد ہو جانا ہی زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ چنانچہ ایک مشہور مسلم لیڈر شیخ مشیر حسین قدوائی بیرسٹرایٹ لاء نے اخبار ہمدم میں لکھا کہ

"اب ہم سب کو یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ عربوں کا زیر سیادت سیاسی اشتراک اس طرح رہنا جس طرح وہ قبل از جنگ تھے ناممکن ہی ہے اور نہ مفید اسلام ممکن اس لئے نہیں کہ اسے عرب خود چاہتے ہیں اور نہ ترک۔ مفید اسلام اس لئے نہیں کہ جس طرح اس جنگ میں بھی نازک وقت میں تفرقہ ہو گیا۔ اسی طرح ہمیشہ ڈر لگا رہے گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ دونوں قومیں علیحدہ خود آزاد رہیں۔"

الغرض جماعت احمدیہ کا لارڈ ریڈنگ کو ایڈریس اور ان کا جواب دونوں اس امر کے مظہر ہیں کہ جماعت احمدیہ اپنے محترم امام ایدہ اللہ کی قیادت میں ہمیشہ ملک کی بہتری کے لئے بالعموم اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے بالخصوص بے لوث مساعی میں سرگرم عمل رہی ہے۔ اور وہ جو طریق کار اختیار کرتی رہی۔ یا جس رائے کا اظہار کرتی رہی۔ وہی ملک و ملت کے لئے زیادہ بہتر

(۴) اور مفید ثابت ہوا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب تک انسان تکالیف و شدائد نہیں اٹھاتا راحت اور آسائش نہیں پا سکتا

"جب تک انسان تکالیف اور شدائد نہیں اٹھاتا راحت اور آسائش نہیں پا سکتا۔ یہ شدائد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو انسان خود مجاہدات کرتا ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ اور اس طرح پر اکثر تکالیف میں سے ہو کر گزرتا ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ قضا و قدر خود اس پر کچھ تکالیف نازل کر دیتی ہے۔ اور اس ذریعہ سے اسے صاف کرتی ہے۔ انسان کے لئے سعی اور مجاہدہ ضروری چیز ہے۔"

(الحکم ۷ اگست ۱۹۰۸ء)

لیگس (نائیجیریا) میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسہ

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بتوسط وکالت تبشیر

حسب دستور سابق امسال بھی ۲۰ فروری کو لیگس اور بیرونی جماعتوں میں یوم مصلح موعود منایا گیا۔ لیگس سے باہر کی جماعتوں کو بذریعہ سرکلر لیٹر اطلاع دی گئی کہ وہ اس روز اپنے اپنے مشنوں میں جلسے کریں۔ جس میں غیر مسلم احباب کو بھی مدعو کیا جائے تا انہیں بھی پتہ چلے کہ اسلام ایک زندہ اور کامل مذہب ہے اور اس کی پیروی سے انسان اپنے خالق حقیقی کو پہنچان سکتا ہے۔

لیگس میں یہ جلسہ شام کے ساڑھے چار بجے احمدیہ سنٹرل مسجد میں شروع ہوا جلسہ میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ فضل عمر احمدیہ سکول لیگس کے طلباء نے بھی حصہ لیا۔ تمام طلباء سکول یونی فارم پہنے ہوئے تھے۔ گیٹ پر سکاؤٹس کھڑے تھے جو جلسہ گاہ میں آنیوالے احباب کا استقبال کرتے اور ان کے لئے سیٹوں کا انتظام کرتے جلسہ کی صدارت مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے کی۔ کارروائی قرآن مجید کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم یا عین فیض اللہ والعرفان سے شروع ہوئی۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کو پہچانے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ ان انبیاء کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ اپنے ان فرستادوں کو آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں دیتا ہے۔ ایسی خبریں بہت عظمت کی حامل ہوتی ہیں۔ پھر کچھ وقت پا کر جب یہ قبل از وقت بتائی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہیں۔ تو یہ لوگوں کے لئے خدا کی ہستی کو پہچاننے کا موجب بنتی ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ آج ہم اس جگہ اس مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ تا ہم اس عظیم الشان نشان کو یاد کریں۔ جو خدا تعالیٰ نے ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کیا۔ ۱۸۸۶ء کا ذکر ہے کہ حضور نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر دنیا کو اطلاع دی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہاں نو سال کے عرصہ کے اندر اندر ایک لڑکا پیدا ہوگا جو سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی .... آپ نے کہا۔ پیشگوئی میں قابل غور امر یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں۔ جو آئندہ چوبیس گھنٹہ میں ہونے والے واقعات کے متعلق ذرہ بھر بھی علم رکھتا ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر کئی سالوں بعد ہونے والے واقعات کی خبر دی جو بعینہٖ ظہور پذیر ہوئے۔

دوسری تقریر خاکسار نے پیشگوئی کے الفاظ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عہد میں جماعت کا تعلیمی اقتصادی اور نفری کے لحاظ سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے الفاظ "خدا کا سایہ ان کے سر پر ہوگا" کے آپ ہی مصداق ہیں۔ ورنہ اگر خدا کا فضل آپ کے شامل حال نہ ہوتا۔ تو وہ مشکلات اور مصائب جو احمدیت کی ترقی کے راستہ میں حائل تھیں۔ ان سے کامیاب طور پر نجات پانا ناممکن تھا۔

تیسری تقریر جماعت کے ایک دوست مسٹر [illegible] نے کی۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی میں مصلح موعود والی پیشگوئی کو پڑھتا ہوں تو مجھے اس بات کا بہت شدت سے احساس ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وحی والہام کے بارہ میں بہت ہی صادق القول اور راست باز تھے۔ آپ کو جو الفاظ الہاماً بتائے جاتے خواہ آپ کو سمجھ آتے یا نہ آتے آپ انہیں ہو بہو نقل کر دیتے (جیسا کہ) ذیل .... وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)" کے الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ بریکٹ میں لکھے ہوئے الفاظ انکسار کی دلیل ہیں۔ کہ حضور نے جو کچھ بھی خدا تعالیٰ سے سنا۔ اسے بغیر کسی ترمیم و تنسیخ کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ورنہ اگر آپ نے یہ الہامات اپنے پاس سے بنائے ہوئے ہوتے۔ تو اس قسم کی عبارتیں دیکھنے میں نہ آتیں۔

"وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا" کی آپ نے یہ تشریح کی .... کہ اس سے مراد حضرت مرزا سلطان احمد کا قبول احمدیت ہے۔ کیونکہ ان کے قبول احمدیت سے تین بھائی روحانی لحاظ سے چار ہوئے۔ کیونکہ جسمانی لحاظ سے تو آپ چار بھائی تھے۔ لیکن روحانی لحاظ سے صرف تین تھے۔

ان کے بعد مولوی نصیر الدین احمد صاحب ایم اے۔ بی ٹی نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جماعت ایک بہت بڑے ابتلاء میں پڑی یہاں تک کہ کمزور آدمی جماعت کو چھوڑ دینے کا ارادہ کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ خواہ سارے لوگ جماعت کو چھوڑ دیں۔ میں کبھی بھی اس دینی کام کو نہ چھوڑونگا آپ ہمیشہ اس عہد کے پابند ہے۔ اور رات دن سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عظیم الشان کامیابیوں سے بھی نوازا ہے۔ آپ نے کہا بہت سی روحوں کا حضور کے ہاتھ پر ایمان لانا اس امر کا واضح ثبوت ہے۔ کہ آپ بہت سی قوموں کے لئے برکت کا موجب ہوئے۔ مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت اقدس کے ذریعہ اس طرح بھی پوری ہوئی کہ آپ نے دو بار یورپین ممالک کا سفر کیا۔ اور اس طرح مختلف قوموں کو آپ کے فیض سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

آخری تقریر مسٹر حمزہ اکوزن نے کی انہوں نے سکول کے بچوں کو بہت سادہ طریق سے پیشگوئی سے واقفیت کرائی اور جلسہ کی غرض و غایت بتائی

آخر میں مکرم نسیم سیفی صاحب نے تمام تقاریر پر تبصرہ کیا۔ اور بتایا کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ اور قائم و دائم ثبوت ہے۔ کیونکہ اگر آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہ ہوتے تو اس قدر عظیم الشان نشان نہ دکھا سکتے اور سالوں بعد ہونے والے واقعات کی اطلاع قبل از وقت نہ دے سکتے۔ آپ نے لیکھرام کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل اس شخص نے بھی پیشگوئی کی تھی۔ اور کہا تھا کہ یہ سلسلہ تین سال کے اندر اندر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ کس کی پیشگوئی پوری ہوئی

دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مردوں میں زندگی

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مقصد مردوں میں زندگی پیدا کرنا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کو اس زندگی بخش پیغام سے آشنا کرانا آپ کا اولین فرض ہے۔

آپ

اپنے ملنے جلنے والوں کے نام اخبار الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے بہت آسانی سے آشنا کرا سکتے ہیں۔ اور مردوں کو زندگی دے سکتے ہیں۔ (مینجر الفضل)

ستاروں میں ارتقاء اور استحالات

قرآن کریم کے خداوند علام کا کلام ہونے کا ثبوت

(از میجر ڈاکٹر شاہنواز خاں صاحب لائل پور)

قدیم حکماء اور دورِ حاضرہ کے محققین متفقہ طور پر اس نظریہ کے قائل رہے ہیں۔ کہ ستاروں اور دیگر اجرامِ فلکی میں نہ ارتقاء ہے اور نہ استحالہ۔ یعنی نہ ان کی تخلیق میں اب تدریج ہے۔ اور نہ ہی ان کو تنزل یا فنا ہے۔ گویا وہ ازل سے ایک ہی حالت میں ہیں۔ اور ابد تک ایسے ہی رہیں گے۔ مگر اس کے برخلاف قرآن کریم نے آج سے ساڑھے ۱۳ سو سال قبل دنیا کو بتایا کہ اللہ تعالےٰ کی ہر مخلوق میں ارتقاء تدریج استحالہ اور فنا ہے جو صفت ربوبیت کے ماتحت ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ابتداء ہی الحمد للہ رب العالمین سے ہوتی ہے۔ کہ دونوں جہانوں (زمین اور آسمان) میں ربوبیت (ارتقاء) ہو رہی ہے۔ جو اپنے نظام کی وسعت۔ وحدت اور کمال کی وجہ سے اس کی حمد کا موجب ہے۔

اس کے برخلاف اس زمانہ کے فلسفی یہ کہہ رہے تھے۔ کہ خدا دنیا کا خالق تو ہے۔ مگر وہ اربوں سال سے دنیا کو پیدا کرکے بیکار ہے اور (نعوذ باللہ) معطل وجود کی طرح بے دخل ہو کر بیٹھا ہوا ہے۔ یعنی وہ اس کائنات عالم کے قانون میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کر سکتا، ہر فعل ایک قانونِ طبعی کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اور ہر کام اور حرکت کے نتائج معین اور غیر متبدل ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر حقائق اشیاء کے متعلق امان اٹھ جاتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے وضاحت سے فرما دیا تھا۔ کہ میں بیکار اور نکما نہیں بیٹھا ہوا۔ (کل یوم ھو فی شان) اور یہ بھی تم مت خیال کرو۔ کہ میں ایک دفعہ دنیا کو بنا کر تھک گیا ہوں۔ فرمایا۔ ولقد خلقنا السمٰوات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسّنا من لغوب (ق ۳۸) ہم نے زمین و آسمان اور جو ان کے درمیان ہے۔ چھ دن میں پیدا کیا تھا۔ اور ہم کو تکان نے چھوا تک نہ تھا پھر فرمایا۔

افعیینا بالخلق الاول بل ھم فی لبس من خلق جدید (ق ۱۵) کیا ہم پہلی خلق سے تھک گئے ہیں کہ دوبارہ خلق کے بارے میں ان کو شک ہو رہا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا۔ اللہ الذی خلق السمٰوات والارض ولم یعی بخلقھن (احقاف ۳۳) اللہ وہ ذات پاک ہے۔ جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور وہ ان کو پیدا کرکے تھکا نہیں گویا بار بار اس بات کا اعلان کیا ہے، کہ میں ہر روز بلکہ ہر لمحہ کام میں لگا ہوا ہوں۔ اور عام انسانوں کی طرح کام کے بعد تھک کر آرام کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ (تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آرام کا عقیدہ رکھنے والے اپنے جسمانی نظام پر بھی غور نہیں کرتے۔ جو اس کی ایک ادنیٰ مخلوق ہے۔ کہ اس میں بھی اعضائے رئیسہ قلب اور دماغ کبھی آرام نہیں کرتے۔ اور دن رات ہر لمحہ کام کرتے رہتے ہیں)۔

تکان کا رد کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کا مثبت ثبوت بھی دیا ہے۔ فرمایا۔ والسماء بنینٰھا باید وانا لموسعون (ذاریات ۴۸) (کہ ہم نے آسمان کو اپنے دستِ ذات سے بنایا اور اس کو ہم وسعت دے رہے ہیں"۔ یعنی تازہ تخلیق ہو رہی ہے۔ اور نئے ستارے بن رہے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں کائنات عالم وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ نئی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کہکشاں (Miky Way) میں نئے ستارے بن رہے ہیں۔ اور اس طرح یونی ورس پھیل رہی ہے۔ اور اس کا فاصلہ زیادہ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات عالم کے پھیلاؤ کے متعلق ہر سال علم ہیئت والوں کے اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ نئے ستاروں کی وجہ سے فاصلہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پہلے اندازہ یہ تھا۔ کہ یونی ورس کا پھیلاؤ روشنی کے ۱۰ ہزار سال ہے۔ پھر ۴۲ ہزار اور اس کے بعد ۳۶ ہزار سال ٹھہرے۔ اور اب نئی دوربین سے ۲ ارب روشنی کے سال کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ (واضح ہو کہ روشنی کی رفتار پونے دو لاکھ میل فی سیکنڈ ہے) اس بات کا ثبوت کہ یہ وسعت نئی تخلیق کی وجہ سے ہی ہوئی ہے۔ یہ بھی ہے۔ کہ یونی ورس کی کثافت (Densinty) میں فرق نہیں پڑ رہا۔ کیونکہ بعد مسافت کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی۔ کہ پرانے ستاروں کو دھکیل کر دور پھینکا جا رہا ہو۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

ستاروں میں ارتقاء کے بعد دنیا اجرامِ فلکی میں استحالہ (تنزل اور فنا) کی بھی قائل نہ تھی۔ چنانچہ آج سے چند سال قبل تک ابھی یہ تحقیق مکمل نہ ہوئی تھی۔ کہ ستاروں میں استحالات ہیں۔ یعنی وہ مکدر ہو کر تاریک ہو جاتے ہیں۔ مگر قرآن کریم نے اس کے متعلق بھی وضاحت سے فرما دیا تھا۔ کہ ستاروں میں بھی رو بہ تنزل تغیرات ہو رہے ہیں۔ جو آخر ان کی فنا پر منتج ہوں گے۔ فرمایا۔ واذا النجوم انکدرت (تکویر) یعنی جب ستارے گدلے ہو جائیں گے۔

وانہ ھو رب الشعریٰ (النجم) شعریٰ ستارہ کی ربوبیت بھی وہی کر رہا ہے۔

کل یجری لاجل مسمّی (رعد) ہر ایک ستارہ معین انجام کی طرف جا رہا ہے

پھر قرآنی علوم کی روشنی اور اللہ تعالیٰ کے تازہ الہام کے نور سے اس زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحدی سے فرما دیا۔ کہ ستاروں میں استحالات ہیں۔ حضورؑ کی تصانیف میں کئی جگہوں پر اس کا ذکر ہے۔ اس وقت میرے زیر مطالعہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جس کا نام ہے "برکات الدعا" اس کے صفحہ ۱۳ پر حضورؑ فرماتے ہیں۔

"بلاشبہ یہ سچ ہے۔ کہ اگر اس مخلوقات کو اس نے پیدا کیا ہے۔ تو اپنی غیر محدود ذات کی طرح غیر محدود تصرفات کی گنجائش بھی رکھ لی ہوگی۔ تا کسی درجہ پر اسکی خدائی کا تعطل لازم نہ آئے۔

حاشیہ۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس بات کے ماننے سے کہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی حکمت استحالات غیر متناہیہ پر قادر ہے۔ حقائق اشیاء سے امان اٹھ جاتا ہے .... تو اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ خیال سراسر فاسد ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی مخفی حکمتوں کے تصرف سے عناصر وغیرہ کو صدہا طور کے استحالات میں ڈالتا رہتا ہے۔ ...... اور ایسا ہی بخارات کا صعود ہو کر کیا کیا چیزیں ہیں جو جو آسمان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انہی بخارات میں سے برف گرتی ہے۔ اور وہیں سے اولے پڑتے ہیں۔ اور انہی میں سے برق اور انہی میں سے صاعقہ۔ اور یہ بھی ثابت ہوا ہے۔ کہ کبھی جو آسمان سے راکھ بھی گرتی ہے۔ تو کیا ان حالات سے علم باطل ہو جاتے ہیں۔ یا امان اٹھ جاتا ہے۔ .... خدا تعالےٰ نے جو اپنی ذات میں واحد ہے۔ تمام اشیاء کو شے واحد کی طرح پیدا کیا ہے۔ تا وہ درجہ واحد کی وحدانیت پر دلالت کریں۔ .... کوئی چیز بھی مخلوقات میں سے استحالات سے بچی ہوئی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر غور کرکے دیکھو تو ہر وقت ہر ایک جسم میں استحالہ اپنا کام کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ علم طبعی کی تحقیقاتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ تین برس تک انسان کا جسم بدل جاتا ہے۔ اور پہلا جسم ذرات ہو کر اڑ جاتا ہے۔ ....

غرض اس فانی دنیا کو استحالات کے چرخ پر چڑھائے رکھنا خدا تعالیٰ کی ایک سنت ہے۔ اور ایک باریک نگاہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سب چیزیں بوجہ وحدت مبداء فیض اپنی اصل ماہیت میں ایک ہی ہیں۔

گو ان چیزوں کا کامل کیمیاگر انسان نہیں بن سکتا۔ اور کیونکر بنے۔ حکیم مطلق نے اپنے اسرار حکمیہ غیر متناہیہ پر کسی دوسرے کو محیط نہیں کیا۔ اور اگر کہو۔ کہ اجرام علوی میں استحالات کہاں ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ بے شک ان میں بھی استحالات اور تحلیلات کا مادہ ہے۔ گو ہمیں معلوم نہ ہو۔ تبھی تو ایک دن زوال پذیر ہو جائیں گے۔"

دیکھئے کس تحدی سے زوردار الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ ستاروں میں استحالات کا مادہ ہے۔ یعنی گو ابھی تحقیقات نہیں ہوئی۔ مگر آئندہ جب تحقیق ہوگی۔ تو اس کا ثبوت مل جائے گا۔ کہ ان کو بھی فنا ہے۔ چنانچہ تازہ تحقیقات سے جو حسن اتفاق سے شعریٰ ستارہ کے متعلق ہی ہوئی ہے۔ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ستاروں میں ہائیڈروجن کے ذرات کم و بیش ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے ان کی عمر کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ تازہ ستاروں میں یہ زیادہ ہوتی ہے۔ اور پرانے ستاروں میں کم ہوتی جاتی ہے۔ (وانہ ھو رب الشعریٰ)

پس یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ قرآن کریم خداوند علام کا ہی کلام لاکلام ہے۔ اور آئندہ زمانہ کی تحقیقاتیں قرآنی علوم اور حقائق کی مؤید ہی ہوں گی۔ نہ ان کے خلاف۔ کاش دنیا اس روحانی اور مادی علوم کے بحرِ ناپیداکنار کی طرف توجہ کرے۔ اور اس سے مستفید ہو۔ آمین۔

ولادت

میرے چچا مکرم چوہدری محمود احمدؐ صاحب عارف درویش قادیان کو اللہ تعالےٰ نے تاریخ ۳ مارچ بروز ہفتہ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حکیم بشیر محمدؐ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم میاں غلام احمدؐ صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ دوست دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرما کر خادم دین بنائے ہوئے خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

دعا گو۔ مقبول احمدؐ ذبیح واقف زندگی جامعۃ المبشرین ربوہ

انشاء اللہ میں ۵ امئی تک بقایا انیس ۱۹ سالہ ادا کر دوں گا

سابقون الاولون نے انیس سالہ جہاد میں ایک دوست جو باوجود غربت اور تنگی کے ہر سال اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا چندہ تحریک جدید اشاعت اسلام میں دیتے رہے سکتے۔ آخری سالوں میں ان کی مالی حالت خراب ہوگئی اور ان کی اہلیہ صاحبہ بھی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

انہوں نے اخبار میں جب یہ معلوم کیا کہ وعدہ بہ آخری میعاد ۱۵ امئی تک ہے تو انہوں نے لکھا کہ میرے ذمہ میرا اور میری بیوی صاحبہ مرحومہ کا بقایا -/۱۳۲ روپے ہے۔ میں جس طرح ہوا اوّل تو ۳۰ اپریل تک ورنہ ۵ امئی تک سوفیصدی ادا کر دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے ۱۵ روپے داخل کرتے ہوئے کہا کہ ہر ہفتہ ہی اس قدر یا جس قدر ہو سکا داخل کرتا جاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میرا نام فہرست میں درج کر دیا جائے۔

احباب کو یہ بات دلنشین رہے کہ جن بقایا داران کا بقایا جس وقت وصول ہوگا ان کو اسی وقت انیس سالہ اوّلین کی تصدیق اور کتاب میں لکھے جانے کی اطلاع کر دی جائے گی انشاء اللہ العزیز۔ تا ان کی تسلی ہو جائے۔ مگر یہ اشد ضروری ہے کہ بقایا دار احباب اپنا بقایا فوری ادا فرمائیں۔ کو بارہا دفتر بقایا کی اطلاع دے چکا ہے۔ اگر کسی بقایا دار کو دفتر کی اطلاع نہ ہو تو وکیل المال تحریک جدید کے دفتر سے دریافت فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

یہ حج بیت اللہ کی تیاری کا وقت ہے

حج بیت اللہ کے لئے درخواستیں حکومت کو بھجوانے کا وقت قریب آگیا ہے۔ احمدی احباب حسب ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں:۔

(۱) شرعی طور پر جن پر حج واجب ہو چکا ہے وہ معینہ تاریخ پر حج بکنگ آفس کراچی کو درخواست بھجوانے کا اہتمام کریں۔

(۲) جو دوست مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندہ کے طور پر جانا پسند کریں وہ دفتر ہذا سے رجوع فرمائیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر نمائندگی کا فارم منگوالیں۔

(۳) حج عازمین اپنے مکمل پتوں سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ابھی تک صرف چند دوستوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلانات دار القضاء

(۱) ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مکرم چوہدری احمد شکر اللہ خانصاحب مرحوم کے ورثاء (۱) محترمہ بیگم چوہدری احمد شکر اللہ خانصاحب مرحوم (۲) مکرم چوہدری احمد مسعود نصر اللہ خانصاحب (۳) مکرم چوہدری محمود نصر اللہ خانصاحب (۴) مکرم چوہدری احمد منور نصر اللہ خانصاحب (۵) مکرم چوہدری احمد مبارک نصر اللہ خانصاحب پسران مکرم چوہدری احمد شکر اللہ خانصاحب مرحوم ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے مرحوم کی متروکہ جائداد کا حصہ وصیت دلانے کی درخواست دی ہے چونکہ مرحوم کے ورثاء سے معمولی طریق سے جواب لینے میں کامیابی نہیں ہو سکی اس لئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس درخواست کی جواب دہی کیلئے بتاریخ ۱۲/۵/۵۶ بوقت ۹ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں خود یا بذریعہ باقاعدہ مختار پہنچ جائیں ورنہ حسب قاعدہ درخواست مذکورہ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(۲) شیخ محمود احمد صاحب ابن شیخ احمد علی صاحب اوورسیر بنگلہ بشیر گڑھ تحصیل میلسی ضلع ملتان نے لکھا ہے کہ زیر کوپن ۸۶۴ مورخہ ۱۰/۷/۵۱ کو مبلغ -/۲۹۰ روپے بجائے قطعہ زمین از ربوہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں میرے والد صاحب مرحوم شیخ احمد علی صاحب پٹواری چک ۶۵/۴ نے جمع کرائے تھے۔ مگر غلطی سے والد صاحب کا نام شیخ رحمت اللہ صاحب چک ۶۵/۴ ڈاکخانہ پیر محل ضلع لائلپور لکھا گیا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر شیخ رحمت اللہ صاحب چک ۶۵/۴ والے کوئی صاحب ہوں تو وہ ایک ماہ تک اطلاع دیں ورنہ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور یہ رقم شیخ احمد علی صاحب کی قرار دے دی جائے گی۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۹ فروری ۵۶ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و دیندار کرے۔ آمین۔

سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ مکان ۱۷۹۹ سرور تبی لین
حیدر آباد

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بہر شما ناگہ ید قدرت شود پیدا

اگر تم اسلام کی تائید میں سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے لئے بھی خدائی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جائے گا

(مسیح موعود)

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب دو ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے پس ضرورت ہے کہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال اس عرصہ میں چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ، زکوٰۃ اور تحریک خاص کے بجٹ پورے کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وعدہ داران کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ہر قسم کے بقائے ادا کرنے کا انتظام کریں۔ یہ ایک ایسا سودا ہے جس میں کبھی گھاٹا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے اوپر نہیں رکھتا۔ وہ فوراً اس کا بدلہ دیتا ہے بلکہ اس سے بہت بڑھ چڑھ کر دیتا ہے جیسا کہ سورہ فاطر میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

یقیناً وہ لوگ جو قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پوشیدہ طور پر بھی علانیہ طور پر بھی۔ وہ ایسی تجارت کی امید رکھیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی۔ تا کہ ان کو پورے پورے اجر دیے اور اپنے فضل سے ان کو زیادہ دے۔ یقیناً وہ بخشنے والا ہے اور شکر گذار ہے۔ (یعنی کسی کا بدلہ نہیں رکھتا)

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضرورت رشتہ

میرے بڑے لڑکے خلیل احمد صاحب قریشی۔ بعمر ۳۰ سال کے لئے موزوں رشتہ کی ضرورت ہے خلیل احمد صاحب ایئر فورس میں ملازم ہیں۔ -/۱۵۰ روپے تنخواہ کے علاوہ مکان بجلی۔ پانی وغیرہ کی سہولتیں حاصل ہیں۔ عزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین کا خادم ہے اور کافی عرصہ واقف زندگی رہ کر باعزت طور فارغ ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ضیاء الدین احمد قریشی معرفت نظارت امور عامہ

فوری ضرورت

ماہنامہ خالد ربوہ کے لئے فوری طور پر ایک کلرک کی ضرورت ہے خواہشمند امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو اور اس کا خط اچھا ہو۔ امیدوار خود اپنی درخواست لیکر دفتر کے اوقات میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لائیں۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے سکیل کے مطابق دی جائے گی۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا بھانجا محمد خان چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

جمعدار اسد اللہ دوہ چھاؤنی

(۲) بندہ امسال ایف اے کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

محمود احمد آئی۔ اے سلیف پشاور

(۳) کچھ دنوں سے میرے والد بزرگوار حیدر آباد دکن میں بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد احمد انور ٹی آئی کالج ربوہ)

(۴) میرے والد منشی سعادت علی خان صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ حال ہی رکشا سے گر کر چوٹ لگ کر بیہوش ہو گئے تھے نصف گھنٹہ بعد ہوش آیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبد العلیم برہمن بڑیہ ڈاکخانہ پاکستان)

(۵) بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری مشکلوں اور رکاوٹوں کو دور فرمائے آمین

(چوہدری) اسد اللہ بمقام خاص گھٹیالیاں حال بھیرہ

242

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۸۵: میں محمد سلیم ولد مولوی احمد بخش قوم ارائیں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چاہ جھانگی والا موضع ٹھڈا تھیم ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ / ۳ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ میرا رہائشی مکان خام چاہ جھانگی والا موضع ٹھڈا تھیم تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں ہے۔ جس کی قیمت مبلغ ۴۰۰/۰ روپے ہے۔ میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد سلیم بقلم خود
گواہ شد: کریم بخش بقلم خود قائد مجلس خدام الاحمدیہ لودھراں ضلع ملتان۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۴۹: میں احمد شاہ ولد سید رسول شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۲ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد بصورت ملازمت ۴۰/ روپے ہے۔ تا زیست میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد: بقلم خود سید احمد شاہ
گواہ شد: بقلم خود سید خادم حسین شاہ چک ۱۱۹ جنوبی۔ گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت۔

نمبر ۱۴۲۷۹: میں امۃ الحفیظ بیگم بنت چوہدری فضل کریم قوم بھٹہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر قریباً بیس سال پیدائشی احمدی ساکن بورے والا ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد پانچ تولہ سونا بشکل زیورات قیمتی پانصد روپیہ ہے۔ میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔
الامتہ: بقلم خود امۃ الحفیظ بیگم
گواہ شد: پیر ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد: فضل کریم والد موصیہ۔

نمبر ۱۴۲۸۶: میں نذیر احمد ولد میاں محمد عبد اللہ صاحب قوم مغل پیشہ مزدوری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ملتان مکان نمبر ۱۵۸ محلہ کڑی تیلیاں ڈاکخانہ ملتان ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ / ۲ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ آمد بذریعہ مزدوری یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: نذیر احمد بقلم خود مکان ۱۵۸ محلہ کڑی تیلیاں اندرون دہلی گیٹ ملتان شہر
گواہ شد: غلام مرتضےٰ پٹواری بقلم خود معین الخاص سکندر منزل مکان نمبر ملتان شہر
گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۲۷۸: میں زینب بی بی زوجہ چوہدری محمد الدین صاحب قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۲۹ ڈاکخانہ بورے والا ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد یکصد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامتہ نشان انگوٹھا زینب بی بی
گواہ شد چوہدری محمد دین خاوند موصیہ مذکورہ
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۲۷۷: میں اسیراں بی بی بنت چوہدری محمد دین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۹۳ ڈاکخانہ منڈی بورے والا ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد نقد دو صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامتہ نشان انگوٹھا اسیراں بی بی
گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد محمد علی بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۴۹۳ ضلع ملتان

نمبر ۱۴۲۷۵: میں امۃ الحمید زوجہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۹۳ ڈاکخانہ منڈی بورے والا ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۶۰۰/ روپے۔ زیور طلائی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت ۱۵۰/ روپے ہیں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں . . .
. . . .
بھی . . . .
. . . . . . نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
الامتہ امۃ الحمید بقلم خود
گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری محمد اسحٰق خاوند موصیہ
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۲۷۱: میں میاں عمر الدین ولد عیدو قوم موچی پیشہ مزدوری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چک ۱۰۷/۱۰ F-B ڈاکخانہ جودھیا بنگلہ ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ آمد بذریعہ مزدوری سالانہ مبلغ ۱۰۰/ روپیہ ہو جاتی ہے تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا . . . .
. . . .
. . . .
. . نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
العبد نشان انگوٹھا میاں عمر الدین
گواہ شد نذیر احمد بقلم خود
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۹۹: میں ناصرہ بیگم بنت محمد صادق قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم شہر ڈاکخانہ جہلم محلہ مشین نمبر ۳ مکان ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں ناصرہ بیگم بنت محمد صادق صاحب ساکن جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ مجھے والدین کی طرف سے انگوٹھی اور کانٹے وزنی ۱/۲ ۱ تولہ سونا ملا ہے جس کی قیمت ۱۳۰/ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامتہ ناصرہ بیگم
گواہ شد بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ۔ جھنگ
گواہ شد ملک مبارک احمد واقف زندگی دار الصدر ربوہ

نمبر ۱۴۲۹۷: میں خورشید دردانہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن نواں شہر ملتان ڈاکخانہ نواں شہر ملتان ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ / ۱ / ۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ تیس ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا۔ زیور اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس جائداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
الامتہ خورشید دردانہ بیگم۔ گواہ شد . . . سیکرٹری . . . جماعت احمدیہ ملتان۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

کشمیر اور پشتونستان کے متعلق پاکستان کے موقف کی متفقہ حمایت

روسی لیڈروں کے بیانات سے علاقہ سیٹو کی سلامتی کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے

کراچی ۸ مارچ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کے وزراء کی کونسل نے کل اپنے خفیہ اجلاس میں متفقہ طور پر پاکستان کے اس نظریہ کی حمایت کی ہے کہ کشمیر اور پشتونستان کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات سے معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ کی سلامتی کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

خفیہ اجلاس میں شرکائے کانفرنس نے پاکستان کے اس خیال کی بھی تائید کی ہے کہ ڈیورنڈ لائن پاکستان اور افغانستان کے درمیان بین الاقوامی سرحد ہے۔ کونسل کے آٹھ وزرائے خارجہ نے پاکستان کے اس نظریہ کی بھی حمایت کی ہے کہ کشمیر کا تنازع اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد از جلد آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے طے ہونا چاہیئے۔

سیٹو کونسل کے مندوبین نے کہا ہے کہ اس معاہدہ کی حدیں ڈیورنڈ لائن کی بین الاقوامی سرحد تک تصور کی گئی ہے۔ یہ دونوں مسائل سیٹو کونسل کے دو روزہ خفیہ اجلاس میں پاکستان کے مندوب عالی جناب مسٹر حمید الحق چوہدری نے اٹھائے تھے۔ کل کونسل کے دو خفیہ اجلاس ہوئے۔ آج آخری اجلاس کے بعد ایک سرکاری بیان جاری کیا جائے گا۔ کل بھی تیسرے پہر ایک سرکاری بیان جاری کیا گیا تھا۔ اس بیان میں سیٹو کی کارگذاری کا جائزہ لیا گیا۔ بیان کے مطابق کونسل کے خفیہ اجلاس میں اس معاہدہ کے علاقہ پر اثر انداز ہونے والے مسائل کے متعلق تبادلہ خیال اور اس علاقہ کی دفاعی یا اقتصادی حالت سدھارنے کی تدابیر پر غور کیا گیا۔ کونسل کی سفارشات پر تمام ملکوں کی حکومتوں میں عام اتفاق ہو گیا ہے۔

کشمیر

معتبر ذرائع کی اطلاعات کے مطابق وزیر خارجہ پاکستان مسٹر حمید الحق چودھری نے کل سیٹو کونسل کے خفیہ اجلاس میں شکایت کی تھی کہ روس نے کشمیر اور پشتونستان کے متعلق ہندوستان اور افغانستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ انہی ذرائع کی اطلاعات کے مطابق کل جب کونسل کا اجلاس ہوا تو اس مسئلہ کے متعلق مختلف وفود نے اپنے اپنے نکتہ خیال کی وضاحت کی۔ سب سے پہلے مسٹر مینزیز وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ کیسی نے اس مسئلہ میں اظہار خیال کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کسی ملک کے لیڈر نے کشمیر اور پشتونستان کے متعلق پاکستان کے موقف کی مخالفت نہیں کی۔

مسٹر ڈلس

امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس نے اپنی تقریر میں پاکستان کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے اس مسئلہ میں امریکی سفیر متعینہ پاکستان مسٹر ہوریس اے ہلڈرتھ کی ایک تقریر کا حوالہ دیا۔ جس میں مسئلہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی کارروائی پر زور دیا گیا ہے۔

تھائی لینڈ کے نائب صدر مملکت کارلس گارشیا نے بڑے پُر زور الفاظ میں پاکستان کی حمایت کی۔

معاونین الفضل کا شکریہ

(۱) مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے نائب ناظر بیت المال ربوہ نے الفضل کے روزانہ پرچے کے دو خریدار مہیا فرمائے ہیں۔

(۲) مکرم عبد الحکیم صاحب ایجنٹ اخبار الفضل اوکاڑہ نے ایک صاحب کو اخبار الفضل کے خطبہ نمبر کا خریدار بنایا اور ان کا دو سال کا چندہ بھی بھجوا دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دیگر احباب بھی اپنی اپنی جگہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لا کر الفضل کی اشاعت بڑھا کر اپنے قومی فریضہ کو ادا کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مجلس علمی جامعۃ المبشرین کے زیر اہتمام

آل پاکستان اردو مباحثہ

مجلس علمی جامعۃ المبشرین ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۸ مارچ بروز جمعرات شام کے ۷ بجے ایک آل پاکستان اردو مباحثہ جامعۃ المبشرین کے ہال میں منعقد ہو گا۔ عنوان زیر بحث درج ذیل ہے:

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

اس مباحثہ میں جامعہ احمدیہ اور ٹی آئی کالج ربوہ کے علاوہ باہر سے بھی مقررین کی شرکت متوقع ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس علمی جامعۃ المبشرین ربوہ)

درخواست دعا

عزیزم مسعود احمد صاحب ایم اے بی ٹی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں اور منیر احمد صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ نیز خاکسار ایف اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ تمام احباب کرام کی خدمت میں امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ لطیف احمد ظفر بھٹی ساکن دارالرحمت ربوہ